

از مولانا شہاب الدین ندوی

متاع یا ممتعه طلاق پر ایک تحقیقی نظر

قرآنی حقائق و معارف کے روشنی میں

نفقہ مطلقہ کے سلسلے میں قرآن کو نبیاء و ہنماکر جو نوائی بحثیں بھارت کے طول و عرض میں کی جا چکی ہیں ان کا تعلق سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۶، اور ۲۴۱ سے ہے۔ جن میں ”متاع“ کا لفظ لایا گیا ہے اور اسلامی شریعت میں اس سے مراد ”متاع طلاق“ ہے جو ایک اصطلاح کی حیثیت سے اسلامی لٹریچر میں رائج ہے۔ مگر مخالفین شریعت اور بعض متقاو پرستوں نے اس کو ”نفقہ مطلقہ“ ثابت کرنے کی راہ میں اپنا سارا زور اور پوری توانائیاں صرف کر دیں تاکہ اسلامی شریعت کا حلیہ بگاڑا جاسکے۔ لہذا اس موقع پر اس نکتہ اور اس کی حقیقت و ماہیت اور اس کے دائرہ کار کا ایک تحقیقی جائزہ لیا جاتا ہے۔

متاع یا ممتعه طلاق کی اس بحث کا تعلق تفسیر اور فقہ قرآن سے بہت گہرا ہے۔ چونکہ اس سلسلے میں مفسرین اور فقہاء بلکہ خود سلف صالحین میں بھی کئی اختلافات اور متعدد فقہی مسلک پائے جاتے ہیں۔ لہذا جب ایک مرتبہ یہ بحث چھیڑ دی جائے تو پھر اس سلسلے میں تمام اختلافات اور فقہی مسلکوں پر بھی ایک سیر حاصل کرنا ضرور ہو جاتی ہے۔ ورنہ اس کے بغیر بعض مواقع پر خواہ مخواہ الجھن پیدا ہوگی۔ بلکہ بعض مقامات پر مسئلہ ہونے کی صورت میں اندیشہ ہے کہ اس سے تفسیر اور فقہ کے بارے میں خواہ مخواہ بدگمانیاں پیدا ہوں گی کیونکہ بھی چونکہ آج کل اسلامی شریعت کے ساتھ ساتھ اسلامی فقہ کے خلاف بھی جس انداز سے ہم چلائی جا رہی ہے اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ تمام مسائل و حقائق و واقعات کی روشنی میں تشفی بخش طور پر اور پورے دلائل کے ساتھ پیش کئے جائیں۔

لہذا ان وجوہات کی بنا پر اس موضوع سے متعلق مباحث ضروری تفصیل کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں تاکہ اسلامی شریعت موجودہ آزمائشی دور سے صحیح سلامتی کے ساتھ نکل سکے۔ اور تحریف و تبلیغ اور جل و فریب کا پروہ پوری طرح چاک ہو جائے۔ اس بحث میں تین اہم ترین الفاظ کی تحقیق کرنی ہے جو یہ ہیں۔

۱۔ متاع ۲۔ معروف (۳) اور نفقہ۔ کیونکہ آیت زیر بحث (بقرة ۲۵۸) میں "متاع بالمعوت" کے الفاظ آئے ہیں اور متاع کا صحیح مفہوم اس وقت تک پوری طرح واضح نہیں ہو سکتا جب تک کہ لفظ نفقہ یا انفاق کے ساتھ اس کا تقابلی مطالعہ نہ کیا جاسکے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں یہ دونوں الفاظ مختلف مواقع پر مختلف مدلولات کے حامل نظر آتے ہیں جن کے مواقع استعمال میں بڑا فرق اور نزاکت ہوتی ہے۔ اس فرق کو پیش نظر نہ رکھنے کے باعث صحیح مفہوم کے تئیں میں و شواہد پیش آتی ہے۔ اور بسا اوقات مطلب غلط ملط ہو جاتا ہے۔

اس جائزے کے بعد ہی اسلام میں عورت کے مقام و مرتبہ اور اس کے معاشی تحفظ کی صحیح قدر و قیمت واضح ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام نے قدم قدم پر دنیا کے اس مظلوم طبقے کا کس قدر خیال رکھا ہے۔ اور دیگر مذاہب کے مقابلے میں اس کی قدر و منزلت کتنی بڑھائی ہے۔ مگر ضرورت اس کی ہے کہ تعصب کی عینک ہٹا کر ہر چیز کا کھلے ذہن و دماغ کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

لفظ متاع کی تحقیق کلام عرب میں قرآن مجید میں لفظ متاع اور اس کے مشتقات (مثلاً مَتَّعْتُ، مَتَّعْنَا، مَتَّعْنَاكُمْ، مَتَّعُوْهُنَّ، تَمَتَّعُوا، تَمَتَّعْتُمْ وغیرہ) ستر مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔ اور اہل لفظ کے کہی معنی ہیں۔ اور وہ قرآن مجید میں مختلف مفہومات کے لئے بولا گیا ہے۔ لفظ متاع "تمتّع" (رفع سانی) سے ماخوذ ہے۔

۱۔ اس طرح اس مادے (ROOT) کا ایک دوسرا لفظ "مَتَّعْتَهُ" بھی ہے جو تقریباً "متاع" ہی کا ہم معنی ہے۔ اور یہ دونوں "تمتّع" کے اسم ہیں جو مصدر کے قائم مقام ہیں۔

اس طرح یہ دونوں الفاظ بعض اعتبارات سے ہم معنی ہیں۔ اور ان میں باہم کچھ فرق بھی ہے مگر قرآن میں صرف متاع ہی کا لفظ آیا ہے۔ متعہ کا لفظ نہیں لایا گیا۔

۲۔ اہل جو الفاظ (مَتَّعْتُ، تَمَتَّعْتُمْ اور مَتَّعُوْهُنَّ وغیرہ) مذکور ہیں۔ ان سب کا "مصدر" تَمَتَّعٌ ہے جس کے حسب ذیل معانی ہیں۔

۱۔ مَتَّعَ الشَّيْءُ : طَوَّلَهُ کسی چیز کو لمبا کرنا۔

۲۔ مَتَّعَهُ اللّٰهُ : مَعَّسَرَهُ عمر و راز کرنا۔

۳۔ المتاع و المتعة اسمان یقومان مقام المصدر الحقیقی و هو التمتع (لسان العرب

ابن منظور: ۲۳۱/۸ مطبوعہ بیروت) والمتعة - بالضم و الکر - اسم للتمتع کالمتاع (القاموس

المحیط عبدالدین فیروز آبادی: ۸۳/۳ مطبوعہ بیروت)

© rasailoraid.com

اب یہی لفظ متنازع اور منفع کے تفصیلی جائزے کی طرف۔ تو اس سلسلے میں عربی گرامر کے مطابق ان الفاظ کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک مصدر یا قائم مقام مصدر ہونے کی حیثیت سے اور دوسرے ان کے اسم ہونے کی حیثیت سے تو جہاں تک ان کے مصدر یا حاصل مصدر ہونے کا تعلق ہے ان دونوں میں لفظ "تمتع" کے وہ نام معانی پائے جاسکتے ہیں جن کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ اور "تمتع" میں جو مرکزی مفہوم پایا جا رہا ہے وہ وقتی یا عارضی "نفع رسانی" ہے اور اس لحاظ سے "منازع" کا بنیادی مفہوم عارضی فائدہ یا کوئی ایسی چیز ہے جو وقتی و عارضی طور پر فائدہ پہنچانے والی ہو۔ اس کی جمیع امتنعہ آتی ہے۔ بہر حال زبان کی سب سے بڑی لنت "لسان العرب" میں لفظ متنازع کے حسب ذیل معانی مذکور ہیں:-

- ۱۔ مان۔ ۲۔ اثاثہ۔ ۳۔ گھریلو اشیاء جن سے انسان اپنی ضروریات کے لئے فائدہ اٹھائے۔ ۴۔ اس قسم کی کوئی بھی چیز۔ ۵۔ کوئی بھی نفع بخش دنیوی چیز خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ ۶۔ ایک دوسری مستند لغت میں اس کی مختصر تعریف اس طرح کی گئی ہے۔
- ۱۔ منفعت۔ ۲۔ سامان۔ ۳۔ اوزار۔ ۴۔ وہ ضروریات جن سے فائدہ اٹھایا جائے۔
- ایک جدید لغت میں متعدد معانی کو اس طرح سمیٹا گیا ہے۔ ۱۔ لطف اندوزی۔ ۲۔ ہر وہ چیز جس کی رغبت ہو جیسے۔ ۳۔ کھانا۔ ۴۔ گھریلو اشیاء۔ ۵۔ سامان۔ ۶۔ اوزار۔ ۷۔ مال۔
- المفہد کے عیسائی مؤلف نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے۔ ۱۔ دنیوی اشیاء کی ہر چیز، سوائے سونے اور چاندی کے جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ ۲۔ ہر وہ چیز جس کو انسان پہنتا ہے یا بچھتا ہے۔ ۳۔ وہ چیز جس سے تھوڑا سا نفع حاصل کیا جائے اور وہ باقی نہ رہے بلکہ ختم ہو جائے۔
- اور امام راعی کے نزدیک متنازع اور منفعہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ "ہر وہ چیز جس سے کسی بھی طرح فائدہ اٹھایا جاتے وہ متنازع اور منفعہ کہلاتی ہے"۔
- مگر متنازع کی سب سے اچھی اور جامع تعریف وہ ہے جو معجم الفاظ القرآن الکریم میں مذکور ہے جس کو مصر کی ایک علی اکیڈمی نے مرتب کیا ہے۔

المنازع المال والارشات والمنازع من امتعة البيت ما يستمتع به الانسان في حوائج وكذا كل شيء والمنازع كل ما ينتفع به من عرض الدنيا قليلا وكثيرا (لسان العرب جلد ۱۲ مختلف مقامات)۔ ۱۔ المنفعة والساعة والاداة وما تمتعت به من الحوائج والقاموس المحيط ۳/۸۳۔ ۲۔ كل ما ينتفع به ويرغب في اقتناؤه كالطعام والاشات البيت والسلعة والاداة والمال (المعجم الوسيط ۲/۸۵۲)۔ ۳۔ المفہد ۶/۱۹۵۶۔

مفردات القرآن راغب اصفہانی ص ۶۱ بیروت۔

۱. متاع اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے انسانی نفوس اس دنیا میں خوش گواہی سُوس کرتے ہوں۔ اور وہ فنا ہونے والی ہو جیسے مال عورتیں اور بچے اور اکثر یہ باطل خواہشات کے لئے بولا جاتا ہے۔
۲. وہ چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے اور بعض ضروریات پوری کی جاسکیں جیسے کپڑا، توشہ اور گھریلو چیز۔
۳. وہ چیز جو مطلقہ عورت کو دی جائے اور بعض مراجع کے مطابق اس میں بیوہ عورت کا نفقہ بھی شامل ہے (و نفقة المتوفی عنہا زوجہا فی بعض الموارد)۔

منفعت

۴. مقوڑی سی چیز جس سے نفع اور قناعت حاصل کی جائے۔
۵. اور کبھی کبھی متاع کا لفظ نفع رسانی اور نفع اندوزی کی جگہ بھی بول دیا جاتا ہے۔
۶. لسان العرب کے مولف علامہ ابن منظور نے مشہور امام لغت الزہری کے حوالے سے اس سلسلے میں ایک جامع کتبہ یہ تحریر کیا ہے کہ "متاع اصل میں ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے نفع، قناعت اور زادِ راہ حاصل کیا جائے اور وہ دنیا میں فنا ہونے والی ہو"۔
- ضمناً عرض ہے کہ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو نظر آئے گا کہ حدیث شریف میں خود عورت کو بھی "متاع" کہا گیا ہے۔ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، دنیا کا بہترین اثاثہ نیک سیوت بیوی ہے (حدیث عورت اور مرد دونوں کے لئے ایک بلوغ ترین نصیحت اور بہت بڑا درس ہے جو دنیا کے سب سے بڑے معلم اخلاق (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی امت کو دیا ہے۔ یعنی اس میں جس طرح ایک عورت کو نیک سیرتی پر بھارا گیا ہے اسی طرح مرد کو بھی ہدایت ہے کہ وہ ایک خوش اخلاق بیوی کی قدر کرے۔ اگر عورت اور مرد دونوں اس اصول پر عمل کریں تو میاں بیوی کی زندگی خوش گوار بن سکتی اور طلاق کی بہت کم آسکتی ہے۔
- اسلامی لٹریچر میں چونکہ لفظ متاع کا ایک مترادف لفظ "متعہ" بھی بکثرت مستعمل ہے اس لئے اس موقع پر اس کی بھی مقوڑی سی تشریح پیش نظر رہنی چاہیے۔
- ۱۔ متعہ کے معنی ہیں: مقوڑا توشہ اور مقوڑی خوراک۔

۱۵۔ اس سے مراد غالباً سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۰ کے مطابق بیوہ کو عارضی گزارہ دینے کی طرف اشارہ ہے مگر یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا اس پر دوسری جگہ بحث کی گئی ہے۔ ۱۶۔ معجم الفاظ القرآن الکریم: ۲/۶۰۸۔ مطبوعہ مصر ۳۲۹/۸ لسان العرب ۳۳۲/۸۔

انقاموس المحيط: ۳/۸۳۔

چنانچہ عربی عا ورے کے متعلق کہا جاتا ہے :-

أَبْغَى مُتَعَةً أَعْيَشُ بِهَا : أَيُّ أَبْغَى لِي شَيْئًا أَكُلُهُ ، أَوْ زَادًا أَتَزَوَّدُ مِنْهُ أَوْ قُوتًا
اَلْمَتَاعُ بِأَنَّهُ أَلْغِيَ الْكُفَى مِنْهُ يَوْمَ كُفِيَ عَنْهُ يَوْمَ كُفِيَ عَنْهُ يَوْمَ كُفِيَ عَنْهُ يَوْمَ كُفِيَ عَنْهُ
یہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میرے لئے ایسی کوئی چیز نہ ہو نہ نکالو جس کو کھا سکوں یا کچھ تو شہ جس کو میں نہ دیر
یہ اس کوں یا کچھ خوراک جس سے سدرتی حاصل کر سکوں ہے

۲۔ متعہ سے مراد وہ چیز ہے جو شکار یا کھانے کی قبیل سے ہو اور اس سے لطف حاصل کیا جائے ہے
۳۔ متعہ الحج۔ حج کی تین قسموں سے ایک جس کو "متعہ" بھی کہا جاتا ہے۔ اُن تَعْتَمُ عُمْرَةً إِلَى حَجَّاتٍ : یعنی
نمرہ کو حج سے ملانا ہے

اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْحَجِّ : عُمْرَةٌ مِنْ حَجٍّ كَرَنَاهُ
چنانچہ قرآن حکیم میں جہاں پر حج اور عمرہ کے احکام و مسائل مذکور ہیں وہاں پر عمرہ کو حج سے ملانے کا جواز
س طرح ظاہر کیا گیا ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ : جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملا
کر فائدہ اٹھائے قرآنی دینی چاہئے۔ جو اسے مستی ہو (بقرہ ۱۹۶)
۴۔ کسی عورت سے عارضی طور پر نکاح کرنے کو بھی متعہ کہا جاتا ہے جس کا اہل عرب میں اسلام کے دور
اول تک رواج تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

۵۔ متعہ المرأة۔ عورت کا تحفہ۔ اس کی تشریح اوپر گزر چکی ہے۔
متعہ کے مختلف معانی قرآن میں متاع اور متعہ کے ان تمام معانی و مفہومات میں غور کرنے سے ظاہر ہوتا
ہے کہ ان دونوں الفاظ میں جو بنیادی تصور پایا جاتا ہے وہ "عارضی فائدہ" یا "مختصر لطف اندوزی" ہے
اور قرآن مجید میں یہ لفظ حسب ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ خوشہ یا زاد راہ یا نفع بخش چیز جیسے
أَوَّلَ نَكْمٍ صَيْدٍ الْبَحْرِ وَطَعْمُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْجَارِ : سمندر کا شکار اور اس کا
کھانا تمہارے اور مسافروں کے لئے بطور زاد راہ حلال کیا گیا ہے (مائده ۹۶)

لہ لسان العرب، ابن منظور ۳۳۲/۸، القاموس المحيط، مجد الدین فیروز آبادی ۸۳/۳، ایضاً لہ لسان العرب
۳۲۹/۸، ایضاً ۳۲۹/۸، قاموس ۸۳/۳

یہ حکم خاص کد احرام کی حالت میں رہنے والوں کو دیا گیا ہے۔ نیز اسی معنی میں ملاحظہ ہو سورہ نحل ۸۰، اور سورہ واقعہ ۴۳۔

۲۔ گھریلو سامان اور عام استعمال کی چیزیں جیسے
وَلَدَكُنَّا يَوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا۔ اور یوسف کو ہم نے اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تھا۔ (یوسف ۱۷)
نیز ملاحظہ ہو۔ نسا ۱۰۲۔ یوسف ۷۹، ۷۵، احزاب ۵۳، نور ۲۹، رعد ۱۷۔

۳۔ سامانِ حیات یا زندگی کی آسائش۔
وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ اور تمہارے لئے ایک وقت معین تک زمین میں
ٹھکانہ اور سامان (زندگی) ہے۔ (بقرہ ۳۶)
اسی طرح قرآن مجید میں میوے اور گھاس کو بھی متاع کہا گیا ہے۔ فَالْكِهَّةَ وَآبَاءَ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلَا تَعْمَلُوا مِثْلَهُ (عبس ۳۱-۳۲)

نیز ملاحظہ ہو اعراف ۲۴۔ اور قصص ۶۰۔
۴۔ نفع رسائی جیسے۔ وَ أَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا
حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَدَّدٍ۔ اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ وہ تمہیں ایک
وقت مقرر تک اچھا فائدہ پہنچائے۔ (ہود ۳)
نیز ملاحظہ ہو قصص ۶۱۔ لیس ۴۴۔ نازعات ۳۳۔

۵۔ تھوڑی سی پونجی یا حقیر شے جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْأٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ
دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ اور دنیا کی زندگی سوائے سامانِ فریب خوردگی کے اور
کچھ بھی نہیں۔ (حدید ۲۰)

۶۔ متعہ طلاق یا طلاق کا تحفہ (اس کی تشریح اوپر گزری چکی ہے) اور یہی وہ شے ہے جس کا تعلق زیر بحث مسئلے
سے ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں قرآن حکیم کی متعدد آیات ملاحظہ ہوں جو ایک دوسرے کی بخوبی تشریح و تفسیر کر رہی
ہیں نہ ڈالے۔ یہ تو متاعِ قلیل ہے (آل عمران ۱۹۶-۱۹۷)

نیز ملاحظہ ہو۔ زخرف ۳۵۔ شوریٰ ۳۶۔ آل عمران ۱۸۵۔ نسا ۷۷۔ یونس ۲۳۔ اور ۷۰۔ نحل ۱۱۷۔ انبیاء ۱۱۱۔
نہم ۳۹۔ رعد ۲۶۔

۶۔ متعہ طلاق یا طلاق کا تحفہ (اس کی تشریح اوپر گزری چکی ہے) اور یہی وہ شے ہے جس کا تعلق زیر بحث مسئلے
سے ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں قرآن حکیم کی متعدد آیات ملاحظہ ہوں جو ایک دوسرے کی بخوبی تشریح و تفسیر کر رہی
ہیں نہ ڈالے۔ یہ تو متاعِ قلیل ہے (آل عمران ۱۹۶-۱۹۷)

۱۷۔ لَا بُنَاَحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَکُنَّ فَرِیْقَتٌ ۖ وَ مَتَعُوْهُنَّ ۚ عَلَی الْمَوْسِعِ قَدَرُهُ وَ عَلَی الْمَقْتَرِ قَدَرُهُ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ۔

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے اور ان کے لئے نہ مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو۔ (دس صورت میں) انہیں کچھ دے دو، جو وسعت والے پر اپنی حیثیت کے مطابق اور مفلس پر اپنی حیثیت کے مطابق ہوگا۔ رواج کے مطابق (یہ) تھوڑا سا مان (دینا) خوش معاملہ لوگوں کے لئے ضروری ہے (بقرہ ۲۳۶)

۱۸۔ وَ اِلَّا طَلَّقْتِ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ اور طلاق والی عورتوں کے لئے رواج کے مطابق تحفے کا یہ ایک حق ہے پر سہیزگاروں پر (بقرہ ۲۳۷)

ج۔ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمْسُوْهُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُوْنَہَا ۚ فَمَتَعُوْهُنَّ وَسَرَحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۔

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر ان کو صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرو۔ لہذا تم انہیں تم کچھ فائدہ پہنچاؤ۔ اور انہیں اچھی طرح سے رخصت کر دو (احزاب ۴۹)

د۔ يَاۤ اَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لَا اُذْهِبُکَ اِنْ کُنْتَ تُرْیدُ النِّعْمَةَ الدُّنْیَا وَ نَرِیْشَہَا فَنَعْلَیْکَ اُمِّتُکَ وَ اَسْرِحْکَ سَرَاحًا جَمِیْلًا۔

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش منظور ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دو لاکھ اچھی طرح سے رخصت کر دوں (احزاب ۴۸)

تحفہ طلاق ایک اخلاقی ضابطہ | اس طرح لفظ متاع میں "قلّت" اور "عارضی فائدے" کا مفہوم پایا جاتا ہے، اصل میں یہ لفظ زیادہ تر آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کی حقارت ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو بالکل ٹھیک چھان کی طرح ہے۔ بہر حال یہ "عارضی نفع رسانی" بھی بطور ایک "خدائی احسان" کے نمایاں کی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان الفاظ کے ذریعے جگہ جگہ نوع انسانی پر اپنا احسان جتاتا ہے کہ خالق کائنات نے چونکہ انہیں دنیا میں آسائش اور خوشحالی دی ہے تو انسان کو اس کی شکرگزاری کرنی چاہئے۔ اور اس کی احسان فراموشی کسی بھی صورت میں نہیں کرنی چاہئے۔ اس لحاظ سے جب یہی لفظ انسانوں کے باہمی تعلقات کے ضمن میں بولا جائے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ بطور احسان نفع رسانی کا ذریعہ بنے۔ اس طرح مطلقہ عورتوں

کو متاع یا متعه دینا بھی ایک اخلاقی ضابطہ ہے۔

متاع نفقہ نہیں ہے | مگر اس لفظ میں نفقہ یا نفقہ واجبہ کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ بلکہ "نفقات واجبہ" کے لئے قرآن اور حدیث میں "انفاق" (خرچ کرنا) اور "نفقہ" (خرچہ) کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ اس کی تفصیل اس بحث کے آخر میں آ رہی ہے، اس کے برعکس متاع "تمتع" سے ہے جس کے معنی وقتی طور پر فائدہ پہنچانے یا "قیل شے" کے ہیں۔ لہذا اس سے لازمی خرچے کا مفہوم نکالنا لغت اور کلام عرب کا خون کرنا ہے۔ بلال البتہ پچھلے صفحات میں بتایا جا چکا ہے کہ بعض مفسرین نے ایک "تفسیری قول" کی وجہ سے اس لفظ کا اطلاق "نفقہ عدت" پر ضرور کیا ہے۔ مگر اس سے اس لفظ کی لغوی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کو "نفع رسانی" ہی کی تائید قرآن دے کر مجازاً گوارا کیا جاسکتا ہے۔ اس قول کا ماخذ تفسیر کشاف ہے جس میں اس طرح مذکور ہے۔

"قیل المراء بامتاع نفقة العدة"

کہا گیا ہے کہ متاع سے مراد نفقہ عدت ہے۔

یہ ایک عجیب اور گنہگار قول ہے۔ اسی وجہ سے اس کو "قیل" کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ امام لازمی اور علامہ آلوسی (صاحب روح المعانی) وغیرہ نے اس سے انہی الفاظ کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔ مگر جیسا کہ اوپر کے مباحث سے واضح ہو گیا کہ کسی بھی ماہر لغت نے اس قسم کی کوئی تصریح نہیں کی ہے۔ بلکہ آپ لغات کی تمام کتابیں چھان مارے آپ کو متاع کے معنی نفقہ نہیں ملیں گے۔ بہر حال اس کو ایک استثنائی حیثیت سے صرف "نفقہ عدت" کے مفہوم میں داخل کر لیا گیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ "دو طین عدت" عورت کو جو "فائدہ" پہنچایا جائے گا اسے لفظ متاع کی رو سے نفقہ کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ بلال البتہ اس کو "متاع عدت" کا نام دیا جاسکتا ہے۔ لہذا امام راغب نے اس سلسلے میں جو تفسیر کی ہے وہ بہت محتاط اور قابل قدر ہے۔

فالمتاع والمتعة ما يعطى المطلقة لتنتفع به مرة عدتها
متاع اور متعه وہ چیز ہے جو طلاق یافتہ کو اس کی عدت کے دوران نفع حاصل کرنے کی غرض سے دی جائے ہے۔
متاع میں وقت کا مفہوم شامل نہیں ہے | اس سلسلے میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ لفظ متاع میں جس طرح "نفقات واجبہ" کا مفہوم نہیں پایا جاتا اسی طرح اس میں "توقیت" کا تصور بھی نہیں پایا جاتا۔ یعنی اس لفظ میں وقت یا مدت کا مفہوم شامل نہیں ہے۔ جیسا کہ صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور نے ازہری کے حوالے

لہ تفسیر کشاف، ج ۱، ۳، مطبوعہ تہران، ۱۴۰۱ھ المفردات فی غریب القرآن۔

یہ اس کی تصریح کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:-

وہو غیر موقت لان اللہ عزوجل لم یحصہ بوقت، وانما امر بمتیعیہا فقط۔ اور یہ (متاع) غیر موقت ہے
یونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ بلکہ صرف مطلقہ کو نفع رسانی کا حکم دیا ہے۔
لہذا "وَالْمُطَلَّقَاتُ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ" کی رو سے کسی متعین مدت تک کے لئے نفقہ کا حکم نکالنا ایک
اصل مفہوم ہے۔ جس کی اجازت کلام عرب نہیں دیتا۔

چنانچہ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی اس لفظ کے ذریعہ کچھ مدت تک نفع رسانی کی بات کی گئی ہے تو اس موقع پر
مزید الفاظ بڑھائے گئے ہیں تاکہ وہاں پر "توقیت" کا مفہوم پیدا ہو سکے۔ حسب ذیل مثالوں پر غور فرمائیے۔

۱۔ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ
اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ اور نفع اندوزی ہے۔ (بقور ۳۶)
دیکھئے یہاں پر محض لفظ متاع میں وقت کا کوئی مفہوم موجود نہیں ہے بلکہ اس کے لئے چند دوسرے الفاظ دلائی
ہیں ایک وقت تک بول کر اس کو موقت بنایا گیا ہے اسی طرح ملاحظہ ہو۔

۲۔ يُمَتِّعُكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک اچھا فائدہ پہنچائے گا۔ (ہود ۳)

۳۔ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ
مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ایک مدت تک فائدہ دینا ہے (یس ۲۴)

۴۔ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَا هُمْ إِسْنِينَ
بھلا دیکھو اگر ہم انہیں چند سال فائدہ اٹھانے دیں (شعراء ۱۰۵)

۵۔ نَمَتَّعُهُمْ قَلِيلًا

ہم انہیں تھوڑا سا عیش دے رہے ہیں (نعمان ۲۴)

۶۔ قُلْ نَمَتَّعُ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا

کہہ دو کہ اپنے کفر میں تھوڑی سی مدت تک فائدہ اٹھالے (زمر ۸)

۷۔ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

اپنے گھروں میں تین دن تک فائدہ اٹھاؤ (ہود ۶۵)

آیت زیر بحث کا ایک اہم پہلو | مذکورہ بالا قطعی دلائل کی روشنی میں منجوبی واضح ہو گیا کہ اس لفظ کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس کا دائرہ کار کیا ہے۔ اور اب رہی یہ بات کہ بعض مفسرین کے قول کے مطابق اس لفظ میں "نفقہ عدت" کا مفہوم کیسے نکل آیا؟ تو یہ ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہو گا جس کی بنیاد سورہ بقرہ کی یہ آیت ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا رَأَى
الْحَوْلِ (بقرہ ۲۷۰)

اور تم میں سے جو لوگ وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں اپنی بیویوں کے لئے سال بھر کی نفع رسانی کی وصیت کرنی چاہئے۔

اور اس کے بعد ہی وہ آیت تشریفہ مذکور ہے جو آج موضوع نزاع بنی ہوئی ہے۔ یعنی "وَلِلْمُتَلَقَّاتِ مَتَاعٌ

بالمعروف" (بقرہ ۲۷۱)

اس طرح جب دونوں آیتیں پاس پاس ہی مذکور ہیں جن میں سے پہلی میں ایک سال تک نفع رسانی کی بات کی گئی ہے تو دوسری آیت کی رو سے اس کے ذریعہ "نفقہ عدت" کا مفہوم نکالنے میں غالباً کوئی قباحت محسوس نہیں کی گئی۔ چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر مظہری احکام قرآن کے باب میں بہت سی مستند اور قابل قدر تفسیر ہے۔ مگر اس کے باوجود اس باب میں موصوف سے چوک ہو گئی ہے چنانچہ انہوں نے ان دونوں کے مشترکہ مفہوم پر اس طرح روشنی ڈالی ہے۔

قيل المراجع متاع في هذه الآية نفقة ايام العدة، كما هو المراد فيما سبق من قوله تعالى وصيئة لآزواجه متاعاً الى الحول - بجماع ان المرأة في كلا الصورتين الموت والطلاق محبوسة لحقوق الزوج فيجب الانفاق في ماله

یعنی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں متاع سے مراد ايام عدت کا نفقہ ہے۔ جیسا کہ پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مراد تھا۔ "اپنی بیویوں کے لئے ایک سال کی نفع رسانی کی وصیت ہے" ان دونوں صورتوں میں مشترکہ طور پر عورت اپنے شوہر کی موت یا طلاق کے سلسلے میں شوہر کے حقوق (برائت رحم وغیرہ) کے لئے مفید رہتی ہے لہذا (ان دونوں صورتوں میں) شوہر کے مال میں سے خرچ کرنا واجب ہے۔

اور اس تاویل میں قاضی صاحب منفرد نظر آتے ہیں۔ موصوف کی وفات ۱۲۲۵ھ ہے۔

لہذا گمان غالب یہ ہے کہ یہی تفسیر بعض اردو تراجم کی بنیاد بنی ہوگی جن کا تذکرہ تیسرے باب میں ہو چکا ہے

اللہ اعلم بالصواب۔

مگر حسیا کہ واضح کیا جا چکا ہے لفظ متاع میں توقیت کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ بلکہ آیت نمبر ۲۷ میں سال بھر کا گذارہ دینے کا جو مفہوم پایا جا رہا ہے وہ محض کچھ زائد الفاظ (الی الحول۔ ایک سال تک) کی بنا پر ہے۔ لہذا آیت نمبر ۲۷ کو بنیاد بنا کر آیت ۲۷۱ میں توقیت کا مفہوم نکالنا صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہاں پر کوئی زائد لفظ جو متاع کی توصیف کرنے والا ہو، مذکور نہیں ہے۔ لہذا اس کے ذریعے مطلقہ کی دوسری شادی تک یا نکاح نامی نفقہ از روئے قرآن واجب قرار دینا قرآن پر بڑی زیادتی ہے۔

بعض اہم سوالات | پچھلے صفحات میں لفظ متاع کی تحقیق کرتے ہوئے بتایا جا چکا ہے کہ وہ کن کن معانوں میں آتا ہے اور قرآن مجید میں اس سے کیا مراد ہے۔ نیز یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ طلاق اور مہر کے ضمن میں وہ بطور ایک ایک اصطلاح ایک خاص مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جس کو ”متعہ طلاق“، یعنی ”تحفہ طلاق“ کہتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس میں ”توقیت“ کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ متاع کے اس مفہوم اور اس کے دائرہ کار کے تعین کے بعد آئیے اب دیکھیں کہ :-

- ۱۔ متاع یعنی ”متعہ طلاق“ کی قانونی حیثیت کیا ہے؟ یعنی یہ واجب ہے یا مستحب؟
 - ۲۔ آیا متاع (متعہ طلاق) ہر قسم کی مطلقہ عورتوں کے لئے واجب ہے یا بعض غصوص قسم کی مطلقہ عورتوں کے لئے؟
 - ۳۔ آیا متاع (متعہ طلاق) کی مقدار فقہ اسلامی میں متعین ہے یا نہیں؟
 - ۴۔ آیا متاع (متعہ طلاق) کا اطلاق نفقہ عدت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ بالفاظ دیگر کیا سلف صالحین اور فقہاء کے نزدیک یہ چیز متعارف یا معمول بہ تھی؟
 - ۵۔ کیا کسی وجہ سے اس کو عدت کے بعد بھی جاری رکھا جاسکتا ہے؟
- پہلے چار سوالات نہایت درجہ اہم ہیں۔ جن کے تصفیہ کے بعد دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ پانچواں سوال بالکل لغو اور مہمل ہے۔ ویسے بھی اب تک جو مباحث اوپر گزر چکے ہیں ان کی روشنی میں بھی یہ پہلو پوری طرح سامنے آچکا ہے۔ مگر اب اس سلسلے میں مزید قطعی اور مسکت دلائل بیان کئے جائیں گے۔ اور مفسرین کے اقوال و آراء کی روشنی میں اس گمراہ کن نظریے کا پوری طرح قلع قمع کیا جائے گا تا کہ کتاب اللہ میں تحریف و تبیس کا دروازہ بند ہو سکے۔ اس پوری بحث کا مقصد اصلی یہی ہے۔

آیت زیر بحث پر ایک نظر | مگر اس آیت کریمہ پر تفصیلی بحث کرنے اور اس کے متعدد پہلوؤں پر نظر ڈالنے سے پہلے ضروری ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۶ اور ۲۷۱ دونوں کو پیش نظر رکھا جائے اور دونوں کا اکٹھا مطالعہ کیا جائے۔ چونکہ یہ دونوں آیتیں ایک ہی موضوع اور ایک ہی مضمون سے متعلق ہیں اس لئے ان دونوں کو

پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ مطلب سمجھنے میں سہانی رہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً
وَمَتَّعُوهُنَّ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدَرًا ۖ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرًا ۖ مَتَاعًا
بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے اور ان کے لئے مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو
(اس صورت میں) انہیں کچھ تحفہ دو، جو وسعت والے پر اپنی حیثیت کے مطابق اور مفلس پر اپنی حیثیت کے مطابق
ہوگا۔ رواج کے مطابق دیو (تھوڑا سا سامان (دینا) خوش معاملہ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ (بقرہ ۲۳۶)

وَلَمَّا طَلَقْتُمْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝

اور طلاق والی عورتوں کے لئے رواج کے مطابق تحفہ ملے گا یہ ایک حق ہے پرہیزگاروں پر (بقرہ ۲۴۱)

ان دونوں آیتوں میں جو اہم الفاظ اور فقرے مذکور ہیں وہ یہ ہیں :-

۱۔ وَمَتَّعُوهُنَّ ۝ — اور اس قسم کی عورتوں کو فائدہ پہنچاؤ۔

۲۔ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدَرًا ۖ — صاحب تیسیر پر اس کی حیثیت کے مطابق۔

۳۔ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرًا ۖ — اور مفلس پر اس کی حیثیت کے مطابق۔

۴۔ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۚ — معروف طریقے سے نفع رسائی۔

۵۔ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ — احسان کرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔

۶۔ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ — یہ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ضروری ہے۔

ان فقرہوں کی تشریح اپنے اپنے موقع پر آئے گی۔ مگر آگے بڑھنے سے پہلے لفظ "معروف" کی تھوڑی تشریح

کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ معروف ۳۸ جگہوں پر آیا ہے۔ اور ان میں سے ۲۳ مقامات عالمی

معروف کیا ہے؟ امور سے متعلق ہیں اور وہ بھی زیادہ تر میاں بیوی کے تعلقات کے بارے میں۔ اگر

معلوم ہوتا ہے کہ اسلام خاندانی مسائل و معاملات کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ خود سورہ بقرہ کی آیات ۲۲۱ سے ۲۴۲

تک (جن میں زیادہ تر میاں بیوی کے تعلقات کا تذکرہ ہے) گیارہ مقامات میں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے اور اس

کا بنیادی مفہوم اگرچہ ۱۔ جانی پہچانی چیز ۲۔ حسن سلوک کے ہیں جو منکر کی ضد ہے یہ

مگر مختلف مواقع کی نسبت سے اس کا مفہوم مختلف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ زیر بحث دو آیتوں میں مفسرین نے

اس کا جو مطلب بیان کیا ہے وہ یہ ہے۔

متاع بالمعروف۔ امی بالوجه الذی یحسن فی الشرع والمروءۃ یعنی ایسے طریقے سے جو شریعت اور شرافت

کی رو سے قابل تعریف ہو۔

بالوجه الذی یستحسنہ الشرع لابلایہ من الاحکام۔ ایسے طریقے جو شریعت کی نظر میں مستحسن ہو۔ نہ کہ حاکم کے دباؤ

ای بقدر الامکان۔ یعنی مقدور بھر تک۔

متاع بالمعروف۔ شرعاً عادتاً یعنی شریعت اور عادت کے مطابق ہے۔

متاع بالمعروف کا مطلب وہ ہے جو سابقہ آیت میں بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ صاحب تفسیر پر متعہ اس کی حیثیت

کے مطابق اور مفلس پر متعہ اس کی حیثیت کے مطابق لازم آئے گا۔

ظاہر ہے کہ عربی الفاظ کے ان مفہومات کو ہم ہوتا تراجم میں منتقل کرنا ممکن نہیں ہے لہذا اردو ترجموں میں اس لفظ

کے معنی "دستور" یا "واجب" وغیرہ کو دیکھتے ہوئے یہ غلط فہمی کسی بھی طرح نہ ہونی چاہئے۔ کہ اس سے مراد مختلف قوتوں

یا حکومتوں کے دستور مراد ہوں گے۔ کیونکہ بعض انگریزی اور اردو تراجم کو بنیاد بنا کر آج کل بعض "روشن فکر" حلقوں

میں اسلامی شریعت اور علماء کے خلاف جو ہم چلائی جا رہی ہے اس کا رجحان کچھ ایسا ہی ہے کہ محض ترجموں کا سہارا

لے کر غلط غلط چارہ مچایا جائے جتنی کہ اس طرح اب علماء کی "خیانت" بلکہ "جہالت" بھی ثابت کی جانے لگی ہے۔

اعاذنا اللہ تعالیٰ من ہذہ المخافات۔

متاع واجب ہے یا مستحب؟ | اب آئیے پہلے اور دوسرے سوال کی طرف کہ متاع (متعہ طلاق) واجب ہے

یا مستحب؟ اور اگر واجب ہے تو کیا تمام مطلقہ عورتوں کے لئے واجب ہے یا صرف بعض خصوص قسم کی مطلقہ

عورتوں کے لئے؟ تو اس سلسلے میں خود سلف کے درمیان بنیادی طور پر چار مسلک پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل

آگے آرہی ہے۔ مگر تفصیل میں جانے سے پہلے صفحات میں مطلقہ عورتوں کی جو چار قسمیں بیان کی جا چکی ہیں انہیں نظر

میں رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ بحث سمجھ میں نہیں آسکتی۔ لہذا اس موقع پر مختصر طور پر اس کا اعادہ ضروری معلوم ہوتا

ہے۔ جو یہ ہے:-

کوئی مطلقہ یا تو "مدخول بہا" (جس سے مباشرت کی جا چکی ہو) ہوگی یا نہیں۔ اور پھر یا تو اس کا مہر مقرر کیا

جا چکا ہوگا یا نہیں۔ اس لحاظ سے مطلقہ عورتوں کی چار قسمیں ہوتیں۔

لے تفسیر کناف ۳۷۴/۱، تفسیر ابوسعود ۲۳۴/۱، لے تفسیر مظہری ۲۳۲/۱-۲۳۳ لے زاد المسیر فی علم التفسیر یعنی تفسیر ابن

جوزی ۲۸۰/۱ لے تفسیر ابوسعود ۲۳۶/۱ لے تفسیر مظہری ۲۴۰/۱

- ۱۔ وہ مطلقہ جس کا مہر مقرر نہ ہو اور اس سے ہاتھ بھی نہ لگایا گیا ہو (جس سے مباشرت نہ کی گئی ہو)
- ۲۔ وہ مطلقہ جس کا مہر تو مقرر ہو مگر اسے ہاتھ نہ لگایا گیا ہو۔
- ۳۔ وہ مطلقہ جس کا مہر بھی مقرر ہو اور اس کو ہاتھ بھی لگایا جا چکا ہو۔
- ۴۔ وہ مطلقہ جس کا مہر مقرر نہ ہو مگر اس کو ہاتھ لگایا جا چکا ہو۔

آئندہ سہولت کی خاطر ان چاروں کو مطلقہ کی اصطلاحات کی شکل میں بیان کیا جائے گا۔

سلف کا مسلک | اب اس موقع پر سب سے سلف صالحین کا مسلک بیان کیا جائے گا۔ پھر فقہائے اربعہ کا مسلک بیان کر کے اس پر تبصرہ کیا جائے گا۔ پھر بتایا جائے گا کہ ان میں سے کونسا مسلک قرآنی منشا سے زیادہ قریب ہے۔ اور جمہور مفسرین وائمہ کار حجام کیلئے ہے؟ چنانچہ سلف صالحین کے مسلک کے بارے میں سب سے زیادہ تفصیلی بحث امام ابن جریر طبری نے کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ متعہ طلاق کے بارے میں اختلاف ہے کہ ارشاد باری «وَمَتَّعُوْهُنَّ» میں آیا حکم وجوب کے لئے یا استحباب کے لئے؟ پھر اس بارے میں چند اختلافی مسلک بیان کئے ہیں جن کا خلاصہ اس موقع پر بیان کیا جاتا ہے۔

ٹینڈر نوٹس

ٹاؤن کمیٹی اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کو مندرجہ ذیل تعمیراتی کاموں کی تکمیل کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر مورخہ ۸۶ - ۷ - ۲۲ کو بوقت ۱۰ بجے صبح زیر دستخطی کے پاس پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹینڈر اسی دن بوقت ۱۱ بجے روبرو ٹھیکیداران کھولے جائیں گے۔

نوٹ۔ ٹینڈر فارم دفتر ٹاؤن کمیٹی سے بھی قیمتاً حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ ٹینڈر منظور کرنے یا کرنے کا قطعی اختیار زیر دستخطی کو ہوگا۔

۳۔ دیگر شرائط بمطابق درکس رولز ہوں گے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	ذریعہ / ضمانت	میعاد کام
۱	سالانہ مرمتی کام برائے			
۰	سال ۸۷-۸۶	2,000,000/-	5000/-	ایک سال

المستہز:۔ جان محمد خان خٹک چیئرمین ٹاؤن کمیٹی اکوڑہ خٹک